5011 ـ آلات موسيقى پر مشتمل اسلامى ترانے اور نظموں سے موسوم اشعار كا حكم

سوال

كيا اسلامى نظميں آلات موسيقى كے ساتھ سننى جائز ہيں، آپ سے گزارش ہے كہ كتاب و سنت پر مشتمل جواب سے نوازيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

قرآنى آيات اور احاديث نبويہ گانے بجانے كے آلات اور موسيقى كى مذمت پر دلالت كرتے ہيں، اور انہيں استعمال نہ كرنے كا كہتے ہيں، اور قرآن مجيد راہنمائى كرتا ہے كہ ايسى اشياء كا استعمال ضلالت و گمراہى اور اللہ تعالى كى آيات كو مذاق بنانے كا باعث ہے.

جيسا كہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور لوگوں ميں سے كچھ ايسے بھى ہيں جو لغو باتيں خريدتے ہيں، تا كہ لوگوں كو بغير علم اللہ كى راہ سے روك سكيں، اور اسے مذاق بنائيں، يہى وہ لوگ ہيں جن كے ليے ذلت آميز عذاب ہو گا لقمان (6).

اكثر علماء كرام نے لہو الحديث كى تفسير گانا بجانا اور آلات موسيقى اور ہر وہ آواز جو حق سے روكے بيان كى ہے.

امام طبرى ابن ابى الدنيا اور ابن جوزى رحمہم اللہ نے درج ذيل آيت كى تفسير ميں مجاہد رحمہ اللہ كا قول نقل كيا ہے:

فرمان بارى تعالى ہے:

اور ان ميں سے جسے بھى تو اپنى آواز بہكا سكے بہكا لے، اور ان پر اپنے سوار اور پيادے چڑھا لا، اور ان كے مال اور اولاد ميں سے بھى اپنا شريك بنا لے، اور ان كے ساتھ جھوٹے وعدے كر لے، اور ان كے ساتھ شيطان كے جتنے بھى وعدے ہوتے ہيں وہ سب كے سب فريب ہيں الاسراء (64 ـ 65).

مجاہد رحمہ اللہ كہتے ہيں: يہ گانا اور آلات موسيقى اور بانسرى وغيره ہيں.

اور طبرى نے حسن بصرى سے ان كا قول نقل كيا ہے كہ: اس كى آواز دف ہيں.

ديكھيں: جامع البيان (15 / 118 ـ 119) ذم الملاہى (33) تلبيس ابليس (232).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ اضافت تخصیص ہے، جس طرح اس کی طرف گھڑ سوار اور پیادے کی اضافت کی گئی ہے، چنانچہ ہر وہ کلام جو اللہ تعالی کی اطاعت کے بغیر ہو، اور ہر وہ آواز جو بانسری یا دف یا ڈھول وغیرہ کی ہو وہ شیطان کی آواز ہے " انتہی.

دیکھیں: اغاثۃ اللھفان (1 / 252).

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابن ابی لیلی کی سند سے حدیث بیان کی ہے وہ عطاء سے بیان کرتے ہیں، اور وہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ نکلے تو ان کا بیٹا ابراہیم موت و حیات کی کش مکش میں تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کو گود میں رکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے.

تو عبد الرحمن کہنے لگے: آپ رونے سے منع کرتے ہیں، اور خود رو رہے ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں رونے سے منع نہیں کرتا، بلکہ دو احمق اور فاجر قسم کی آوازوں سے منع کرتا ہوں، ایك تو مزامیر شیطان اور موسیقی کے آلات اور نغمہ کے وقت نکالی جانے والی آواز سے، اور دوسری مصیبت کے وقت چہرے پیٹنے اور گریبان پھاڑنے کےساتھ آہ بکا کرنے کی آواز "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1005) امام ترمذی کہتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے، اور اسے امام حاکم نے المستدرك (4 / 43) اور بیہقی نے السنن الکبری (4 / 69) اور الطیالسی نے مسند الطیالسی حدي نمبر (1683) اور امام طحاوی نے شرح المعانی (4 / 29) میں نقل کیا ہے، اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس سے مراد گانا بجانا اور آلات موسیقی ہیں "

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (4 / 88).

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" میری امت میں کچھ لوگ ایسے آئینگے جو زنا اور ریشم اور شراب اور گانا بجانا اور آلات موسیقی حلال کر لینگے، اور ایك قوم پہاڑ کے پہلو میں پڑاؤ کریگی تو ان کے چوپائے چرنے کے بعد شام کو واپس آئینگے، اور ان کے پاس ایك ضرورتمند اور حاجتمند شخص آئیگا وہ اسے کہینگے کل آنا، تو اللہ تعالی انہیں رات کو ہی ہلاك کر دیگا، اور پہاڑ ان پر گرا دے گا، اور دوسروں کو قیامت تك بندر اور خنزیر بنا کر مسخ کر دیگا "

امام بخاری نے اسے صحیح بخاری (10 / 51) میں معلقا روایت کیا ہے، اور امام بیہقی نے سنن الکبری (3 / 272) میں اسے موصول روایت کیا ہے، اور طبرانی میں معجم الکبیر (3 / 319) اور ابن حبان نے صحیح ابن حبان (8 / 265) میں روایت کیا ہے، اور ابن صلاح نے علوم الحدیث (32) میں اور ابن قیم نے اغاثۃ اللھفان (255) اور تہذیب السنن (2 / 1270 - 272) اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری (10 / 51) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (1 / 140) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں کہتے ہیں:

" المعازف یہ گانے بجانے کے آلات ہیں، اور قرطبی نے جوہری سے نقل کیا ہے کہ: معازف گانا ہے، اور ان کی صحاح میں ہے کہ: یہ گانے بجانے کے آلات ہیں، اور ایك قول یہ بھی ہے کہ: یہ گانے کی آوازیں ہیں.

اور دمیاطی کے حاشیہ میں ہے: معازف دف اور ڈھول وغیرہ ہیں جو گانے میں بجائے جاتے ہیں، اور لہو و لعب میں بجائے جائیں . انتہی

دیکھیں: فتح الباری (10 / 55).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس کی وجہ دلالت یہ ہے کہ:

معازف سب آلات لہو کو کہا جاتا ہے، اس میں اہل لغت کے ہاں کوئی اختلاف نہیں، اور اگر یہ حلال ہوتے تو اسے حلال کرنے کی بنا مذمت نہ کی جاتی، اور نہ ہی اس کا حلال کرنا شراب اور زنا کے ساتھ ملایا جاتا. انتہی.

دیکھیں: اغاثۃ اللھفان (1 / 256).

اس حدیث سے گانے بجانے کے آلات کی حرمت ثابت ہوتی ہے، اور اس حدیث سے کئی طرح استدلال ہوتا ہے:

پہلی وجہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: " وہ حلال کر لینگے "

یہ اس بات کی صراحت ہے کہ یہ مذکور اشیاء شریعت میں حرام ہیں، تو یہ لوگ انہیں حلال کر لینگے، اور ان مذکورہ اشیاء میں معازف یعنی گانے بجانے کے آلات بھی شامل ہیں.

دوم:

ان گانے بجانے والی اشیاء کو ان اشیاء کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے جن کی حرمت قطعی طور پر ثابت ہے، اگر ان معازف اور گانے بجانے والی اشیاء کی حرمت میں اس حدیث کے علاوہ کوئی ایك آیت یا حدیث نہ بھی وارد ہوتی تو اس کی حرمت کے لیے یہی حدیث کافی تھی، اور خاص کر اس طرح کے گانے کی حرمت میں جو آج کل لوگوں میں معروف ہے، یہ وہ گانے ہیں جس میں فحش اور گندے قسم کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں، اور اسے مختلف قسم کی موسیقی و ساز اور طبلے و ڈھول اور سارنگی و بانسری، اور پیانو و گٹار وغیرہ کے ساز پائے جاتے ہیں، اور اس میں آواز ہیجڑوں، اور فاحشہ عورتوں کی ہوتی ہے.

دیکھیں: حکم المعازف للالبانی.

اور تصحیح الاخطاء و الاوہام الواقعۃ فی فہم احادیث النبی علیہ السلام تالیف رائد صبری (1 / 176).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" معازف ہی وہ گانے ہیں جن کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے آئینگے جو شراب و زنا اور ریشم کی طرح اسے بھی حلال کر لینگے، یہ حدیث علامات نبوت میں شامل ہوتی ہے، کیونکہ یہ سب کچھ واقع ہو چکا ہے، اور یہ حدیث جس طرح شراب، اور زنا اور ریشم کو حلال کرنے والے کی مذمت پر دلالت کرتی ہے، اسی طرح اس کی حرمت اور اسے حلال کرنے والے کی مذمت پر بھی دلالت کرتی ہے.

گانے بجانے، اور آلات لہو سے اجتناب کرنے والی آیات و احادیث بہت زیادہ ہیں، اور جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالی نے گانا بجانا اور آلات موسیقی مباح کیے ہیں اس نے جھوٹ بولا ہے، اور عظیم قسم کی برائی کا مرتکب ہوا ہے، اللہ تعالی ہمیں شیطان اور خواہشات کی اطاعت سے محفوظ رکھے.

اور اس سے بھی بڑا اور قبیح جرم تو اسے مباح کہنا ہے، اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ یہ اللہ تعالی اور اپنے دین سے جہالت ہے، بلکہ یہ تو اللہ تعالی اور اس کی شریعت پر جھوٹ بولنے کی جسارت و جرات ہے.

صرف شادی بیاہ کے موقع پر دف بجانی جائز ہے، اور یہ بھی صرف عورتوں کے لیے خاص ہے کہ وہ آپس میں دف

بجا سکتی ہیں، تا کہ نکاح کا اعلان ہ اور سفاح اور نکاح کے مابین تمیز ہو سکے.

اور عورتوں کا آپس میں دف بجا کر شادی بیاہ کے موقع پر گانے میں کوئی حرج نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں برائی و منکر پر ابھارا نہ گیا ہو، اور نہ ہی عشق و غرام کے کلمات ہوں، اور یہ کسی واجب اور فرض کام سے روکنے کا باعث نہ ہو، اور اس میں مرد شامل نہ ہوں، بلکہ صرف عورتیں ہی سنیں، اور نہ ہی اعلانیہ اور اونچی آواز میں ہو کہ پڑوسیوں کو اس سے تکلیف اور اذیت ہو، اور جو لوگ لاؤڈ سپیکر میں ایسا کرتے ہیں وہ بہت ہی برا کام کر رہے ہیں، کیونکہ ایسا کرنا مسلمان پڑوسیوں وغیرہ کو اذیت دینا ہے، اور شادی بیاہ وغیرہ موقع پر عورتوں کے لیے دف کے علاوہ کوئی اور موسیقی کے آلات استعمال کرنا جائز نہیں، مثلا بانسری گٹار، سارنگی وغیرہ، بلکہ یہ برائی ہے، صرف انہیں دف بجانے کی اجازت ہے.

لیکن مردوں کے لیے دف وغیرہ میں سے کوئی بھی چیز استعمال کرنی جائز نہیں، نہ تو شادی بیاہ کے موقع پر اور نہ ہی کسی اور موقع پر، بلکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے تو مردوں کے لیے لڑائی کے آلات اور ہنر سیکھنے مشروع کیے ہیں کہ وہ تیر اندازی اور گھڑ سواری اور مقابلہ بازی کریں اور اس کے علاوہ جنگ میں استعمال ہونے والے دوسرے آلات مثلا ٹینک ہوائی جہاز اور توپ اور مشین گن اور بم وغیرہ جو جہاد فی سبیل اللہ میں معاون ثابت ہوں.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن باز (3 / 423 - 424).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ علم میں رکھیں کہ قرون ثلاثہ الاولی جو سب سے افضل تھے اس میں نہ تو سرزمین حجاز میں اور نہ ہی شام اور یمن میں اور نہ مصر اور مغرب میں، اور نہ ہی عراق و خراسان کے علاقوں میں اہل دین، اور تقوی و زہد اور پارسا و عبادت گزار لوگ اس طرح کی محفل سماع میں شریك اور جمع ہوتے تھے جہاں تالیاں اور شور شرابہ ہوتا، نہ تو وہاں دف بجائی جاتی اور نہ ہی تالی اور سارنگی اور بانسری، بلکہ یہ سب کچھ دوسری صدی کے آخر میں بدعت ایجادی کی گئی، اور جب آئمہ اربعہ نے اسے دیکھا تو اس کا انکار کیا اور اس سے روکا " اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (11 / 569).

اور رہا ان نظموں اور ترانوں کا جنہیں اسلامی نظموں اور ترانوں کا نام دیا جاتا ہے، اور ان میں موسیقی بھی ہوتی ہے، تو اس پر اس نام کا اطلاق اسے مشروع نہیں کرتا، بلکہ حقیقت میں یہ موسیقی اور گانا ہی ہے، اور اسے اسلامی نظمیں اور ترانے کہنا جھوٹ اور بہتان ہے، اور یہ گانے کا بدل نہیں سکتے، تو ہمارے لیے یہ جائز نہیں کہ ہم خبیث چیز کو خبیث چیز سے بدل لیں، بلکہ ہم تو اچھی اور پاکیزہ چیز کو خبیث اور گندی کی جگہ لائینگے، اور انہیں اسلامی سمجھ کر سننا اور اس سے عبادت کی نیت کرنا بدعت شمار ہو گی جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی.

اللہ تعالی سے ہم سلامتی و عافیت کی دعا کرتے ہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں:

تلبیس ابلیس (237) المدخل ابن حجاج (3 / 109) الامر بالاتباع والہنی عن الابتداع للسیوطی (99) ذم الملاہی ابن ابی الدنیا.

الاعلام بان العزف حرام ابو بکر جزائری.

تنزیہ الشریعۃ عن الاغانی الخلیعۃ

تحریم آلات الطرب للالبانی.

واللہ اعلم .